دهشت گردی کا یقینی صفایا
پروفیسر ڈاکٹر محمد مختار جمعۃ
وزیر اوقاف

جب ہم نے دہشت گردی کا صفایا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو ضروری ہے کہ ہم اس کے سامنے کے لیے پائدار منصوبہ وضع کریں، اور چیلنجز کے حجم اور دہشت گردی کے اتحادوں کی طبیعت کے مطابق کھڑے ہو جائیں، اور یہ کوئی شرط نہیں کہ یہ اتحاد لکھے ہوئے ہوں، دستخط شدہ ہوں یا علانیہ ہوں لیکن جماعتوں، تاریک اور دہشت گرد طاقتوں اور جو ان کو مدد فراہم کرتے یا اپنے مفادات کے حصول کے لیے انہیں استعمال کرنے والوں کے اہداف کی روشنی میں یہ ضمنی بھی ہو سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں آئے روز دہشت گرد جماعتوں کے مابین اتحاد اور یکجہتی کے رنگ کے انکشاف ہو رہے ہیں، ان میں سرفہرست داعش تنظیم ہے جو عراق اور شام میں فساد برپا کیے ہوئے ہے اور بین الاقوامی تنظیم اخوان جو پوری تیاری کے ساتھ اپنی بالادستی اور دنیاوی لالچ کے مقاصد کے حصول کے لیے کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے اور مصراس کا بنیادی ہدف، قطراورترکی اس کے لیے جائے خروج اور پردہ ہے، کیونکہ اسے اچھی طرح ادراک ہے کہ مصر میں تنظیم کے خاتمے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ زمین کے مشارق ومغارب میں بھی ختم ہو جائگی * علاوہ ازیں دہشت گردی کی مدد کرنے والے بھی اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ مصر کا بدی، دہشت گردی، تخریب کاری اورتباہی وبربادی کے سامنے ڈٹ جانے کا مطلب خطے کوتقسیم کرنے اوراس کے تیل، قدرتی وسائل اور ذرائع پر قبضہ کرنے کے لیے ان کے منصوبے کی ناکامی ہے اورمصری فوج کی کمر توڑنا تاکہ امت عربی کو منتشرکرنے اوراس وجود کو پارہ پارہ کرنے سے استفادہ کرنے والی پہلی صیہونی دشمن فوج ہو ،

جبکہ دس رمضان، چھ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی جنگ سے پہلے جب مصری فوج نے اس کا غرور توڑ کر اس کے تکبرکوخاک میں ملانے سے پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ اسے شکست نہیں دی جا سکتی۔ دریں اثنا داعش پہ در پہ جرائم کا علان کر رہی ہے تو بعض اخوانی رہنماؤں نے بھی دہشت گردی، تشدد، تخریب کاری اور تباہی وبربادی کی دعوت کا علان کر دیا ہے، اور تازہ اعلان خیرت شاطر کے اہم آدمیوں میں سے احمد مغیر نے کہا کہ دہشت گردی فرض اور قتل وغارت گری سنت ہے اس پر قطر سے محمد صغیر نے مظاہرین کو یہ فرمان جاری کیا کہ جو بھی تمہارے راستے میں کھڑا ہواس کی گردن اڑا دو، ارادے یا بغیر ارادے کے امریکی سینٹ کے رکن سنیٹر ڈیریل عیسی بول پڑے کہ داعش اور اخوان کے مابین دہشت گردی کی کاروائیوں میں جو رابطہ بتایا جاتا ہے اس کا خطے کی عوام کے اختیار پر اثر، دہشت گردی کی کاروائیوں کی وجہ سے اس بارے میں اندیشہ اور خوف بڑھتا جا رہا ہے۔

میں نے کئی مرتبہ ذکر کیا کہ داعش اوراخوان ان نئی سامراجی طاقتوں کے مفادات کے لیے دلالی کی جنگ میں غرق ہیں جو اپنی چمڑی اور لباس تبدیل کرکے اخوان، ایجنٹوں اور اجرتیوں کو اپنے اہداف اور منصوبوں کے تنفیذ کے لیے دین فروشوں کے ہاتھوں کو استعمال

کر رهے هیں، جبکہ دین ان سے اور کے مجرمانہ افعال سے بری هے بلکہ هم نے اس بات کی بهی یقین دهانی کی کہ ان کاروائیوں کا انسانیت یا آدمیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں چہ جائکہ اسلام کے ساتھ اس کا کوئی ناطہ هو ۔ لیکن جیسا کہ شاعر نے کہا :

میں سرکش کو الزام نہیں لگا رها جب وہ حد سے بڑهے یا زیادتی کرے

اس کا طریقہ برتری دیکهانا هے اورهمارا کام تیاری میں رہنا هے ۔

اور اس حتمی سامنے کا تقاضا یہ هے کہ انفرادی، اجتماعی اور ملکی سطح پر اندر اور باہر اهم اور فوری کاروائیاں کی جائیں ۔

۱ ۔ **علما، مہذب اور مفکر حضرات کو چاہیے کہ دهشت گرد، گمراہ کن خودکش جماعتوں کے** جهوٹ کے انکشاف اور مفادات کے حصول کے لیے ان کی دلال گیری، کون ان کی مدد کرتے هیں اور مال دیتے هیں اور ان کے پیچهے کهڑے ہیں کی وضاحت کی خاطر کسی ایک شخص کا عطیہ کریں ۔

۲ – نشانہ پر لگے ملکوں جن میں سر فہرست : مصر، سعودی عرب، کویت اور متحدہ عرب امارات آتے هیں کی قیادتوں کے مابین جلد هم آہنگی ، دهشت گردی اور سامراجی طاقتوں جو دهشت گردی کی مدد کرتی هیں کے چیلنجز کے سامنے کے لیے غیر روایتی اور تزویراتی نقطۂ نگاہ کی ساخت وضع کرنے کی ضرورت هے ۔ اور اگر یہ طاقتیں اس کے علاوہ ظاہر هوئیں یا ایک ہزار ایک مرتبہ اپنی چمڑی تبدیل کر لیں تب بهی مومن نہ دهوکہ دیتا هے اور نہ هی اسے دهوکہ دیا جا سکتاهے، حضرت عمر بن خطاب کہا کرتے تهے: میں دوگامہ چال نہیں چلتا لیکن پاؤں اٹها کر چلنا همیں دهوکہ نہیں دے سکتا ۔

۳ ۔ تمام قومیں اور حکومتیں مشترکہ اور یقینی انجام کا ادراک رکهتی ہیں، اگہی کی سطح اس درجے تک بلند هوئی کہ امید کی طرف بڑها رهی هے لیکن تعاون اور یکجہتی میں بہادری اور اس غیر روایتی جراءت کی مزید محتاج هے جو عربی خطے بالخصوص بڑے اور متاثر ملکوں کو درپیش مرحلے کی طبیعت اور چیلنجز کے حجم کے مناسب هو ۔ جبکہ انصاف کی بات یہ هے کہ هم اس جانب مثبت نقل وحرکت کی اپیل کریں ۔

پہلی: جس کا صدر عبد الفتاح سیسی نے ذکر کیا کہ مصر کا امن عربی امت کی سلامتی هے اور عربوں کا امن مصر کی سلامتی هے اور خلیجی ملکوں کا امن سرخ لکیر هے، میں نے ایک سے زائد مرتبہ باور کرایا کہ قومی ارادے اور مصری قومی فیصلے کے استحکام پر کثیر دلائل پائے جاتے هیں؛ ان میں یہ وضاحتیں اور قومی واقتصادی بڑے منصوبوں کی شروعات کے اشارے دینا شامل هے جن میں نہر سویز کا منصوبہ سر فہرست هے ۔

دوسرا: جس کا خادم الحرمین الشریفین نے اکثر مواقف میں ذکر کیا اور جو اهم بات کہی: بیشک جو آج مصر کے ساتھ کهڑا هوتا هے وہ کل بهی اس کے ساتھ هوگا اور جو آج مصر کے ساتھ کهڑا نہیں هوا وہ کل کوئی جگہ نہیں پائگا، سعودی عرب اور اس کے تمام ادارے دهشت گردی اور چیلنجز کے سامنے کے لیے اپنے برادر ملک مصر کے ساتھ کهڑے هیں ۔

تیسرا: مختلف مناسبات پر اماراتی حکومت کے بیانات هیں، یہ وضاحتیں ان مواقف کی تائید کرتی هیں جو مرحلے اور چیلنجز کی طبعیت کے بارے میں ان رہنماؤں کی اگہی کا پتہ دیتی هیں اور تازہ بیان جرنیل ضاحی حلفان کا هے جس میں انہوں نے بتایا کہ مصر اپنی جانی عزت

کے راہ میں رسوا ہو رہا ہے تو مال کی عزت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے ۔ انہوں نے یقین دہانی کی کہ اگر مصر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا تو امت آگے کی طرف چلے گی ، اور جو بھی مصری عوام اور اس کی بہادر فوج کے خلاف کھڑا ہوا تو وہ نادم ہو گا ۔ یہ ایسی باتیں ھیں جو خراج تحسین اور قدر ومنزلت کی مستحق ھیں ۔

علاوہ ازیں عزت مآب امام اکبر کی صحبت کے اثنا میں برادر ملک کویت اور بحرین کے دورے کے اثنا میں امیر کویت شیخ صباح احمد جابر صباح اور بحرینی فرمانروا شیخ حمد بن عیسی بن سلمان آل خلیفہ کے مثبت اور باشعور بیانات خود سنے، جن سے ان کے بیدارمغزاور ذہن رسا فکر، چیلنجز کی طبیعت کے گہرے ادراک کا انکشاف ھوتا ھے ۔ نیزعربی اور قومی احساس کا پتہ چلتا ھے، خواہ وہ مصر کی جانب ھو یا عربی امت کے قضیوں کے بارے میں، جس سے مزید امید پیدا ھوتی ھے ۔

اوراگرھم اس بات کی یقین دھانی کرتے ھیں کہ تمام مصری قوم اپنی سیاسی قیادت کے گرد جمع ھے اور اپنے وطن اور امت عربی کی راہ میں جان ومال سے قربانی دینے کے لیے تیار ھے تو پھر ھم ایک مرتبہ پھر اس بات کی یقین دھانی کرتے ھیں کہ معاملہ خطرات اور چیلنجز کی سطح پر اجتماعی عربی سوچ کا متقاضی ھے ورنہ دھشت گردی کی جو مدد کرنے والا ھے اسے آج نہیں تو کل کھا جائے گی اور نگاہ رکھنے والا کل کو قریب ھی دیکھ رھا ھے ۔